سبق نمبر: 4

نام دیو مالی

● مصنف : مولوی عبدالحق ● صنف : نثر ● ماخذ : چند ہم عصر

مُصنف کا تعارف:

عظیم مُحقّق، مفکر، ماہر لِسانیات اور معلم ڈاکٹر مولوی عبدالحق 20اپریل 1870ء کو یوپی کے ایک گاؤں ہاپوڑ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اَجداد ہاپوڑ کے ہندو کائستھ تھے جنھوں نے عہد مغلیہ میں اسلام قبول کیا۔ مولوی عبدالحق نے ابتدائی تعلیم فیروز پور میں حاصل کی اور پھر ایم اے او کالج علی گڑھ میں داخلہ لیا۔ یہاں وہ پروفیسر آرنلڈ اور مولانا شبلی نعمانی کے شاگرد رہے۔ یہاں سر سید احمد خان کی روشن خیالی سے آپ بے حد متاثر ہوئے علی گڑھ ایم اے او کالج سے 1894ء میں بی۔ اے کرنے کے بعد آپ حیدر آباد دکن چلے گئے اور یہاں چند سال تک مدرسہ آصفیہ کے صدر مدرس کے فرائض سر انجام دیتے رہے، اورنگ آباد کالج کے پرنسپل بھی رہے، بعد اَزاں جامعہ عثمانیہ میں صدر شعبہ اُردو کے فرائض انجام دیتے رہے، 1912ء میں انجمن ترقی اُردو کے سیکرٹری مقرر ہوئے اور 1936ء میں ملازمت سے سُبک دوش ہو کر اور ہمہ تَن زبان وادب کو فروغ دینے میں کوشاں ہو گئے۔ جب آپ دَکن میں ملازم تھے تب آپ انجمن ترقی اُردو کا دفتر بھی وہی لے گئے۔ بعد ازاں جب 1949ء میں آپ پاکستان آئے تو پھر اُردو کی ترقی کے فروغ کے لیے یہاں بھی کوشاں رہے۔ آپ 1961ء تک انجمن ترقی اُردو پاکستان کے صدر رہے اور انجمن کے زیر اہتمام لاکھ سے زائد جدید علمی، فنی اور سائنسی اصطلاحات کا اُردو ترجمہ کیا۔ حیدر آباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی بھی انجمن ہی کی کوششوں کے مرہون منت ہے۔ آپ کی خدماتِ زبان وادب اُردو کے اعتراف میں الہ آباد یونی ورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی نے انھیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں عطا کیں۔

مولوی عبدالحق اُردو کو پاکستان کی سرکاری، دفتری اور ذریعہ تعلیم کی زبان بنانے کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ وہ اُردو یونی ورسٹی بھی قائم کرنا چاہتے تھے مگر ان کی زندگی میں یہ سب ممکن نہ ہوا تاہم کراچی میں اُردو کالج ضرور قائم ہو گیا۔ اسی انجمن کے تحت کراچی میں اُردو آرٹس کالج، اُردو سائنس کالج، اُردو کامرس کالج اور اُردو لا کالج جیسے ادارے بھی قائم ہوئے۔

مولوی عبدالحق کا ادبی اُسلوب صاف، سادہ اور دِل کَش ہے۔ اُنھوں نے لُغت بھی تیار کیا لیکن اُن کا سب سے خوبصورت کام اُن کے تحریر کردہ خاکے ہیں جن میں ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں کہ ہر پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ 1935ء میں جامعہ عثمانیہ کے ایک طالب علم محمد یوسف نے انھیں "بابائے اُردو" کا خطاب دیا جو اتنا مقبول ہوا کہ ان کے نام کا جُزو بن گیا۔ 23مارچ 1959ء کو حکومت پاکستان نے انھیں صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی عطا کیا۔ بابائے اُردو کی تصنیف میں "مرحوم دِلّی کالج"، "سر سید احمد خان"، "حالات و افکار"، اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام، اَفکارِ حالی، مقدمات عبدالحق، خطبات عبدالحق اور چند ہم عصر" شامل ہیں۔

آسمان اُردو کا یہ دَرخشاں ستارہ 16اگست 1962ء کو کراچی میں غروب ہو گیا اور وفاقی اُردو یونی ورسٹی کراچی کے عبدالحق کیمپس کے احاطے میں آسودہ خاک ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عہدہ	منصب	سُبک دوش ہونا	ریٹائر ہونا، ملازمت سے فارغ ہونا
ہَمہ تن	مکمل طور پر	اِعتراف کرنا	تسلیم کرنا
ترویج	رواج دینا، ترقی دینا	جانفشانی سے کام کرنا	محنت سے کام کرنا
کوشاں رہے	کوشش کرتے رہے	محسن	احسان کرنے والے
تفویض شدہ	سونپنا، دیئے گئے	دِلجمعی کے ساتھ	اطمینان اور تسلی کے ساتھ
باور کرانا	یقین دلانا	برتری	عظمت

مقبرہ	قبر، مزار	رابعہ دورانی	اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی
اورنگ آباد	دکن کا شہر	ڈھیڑ	شودروں کی گوت، ہندوئوں کی ایک ذات
نیچ	گھٹیا، کم تر	امتیاز	تمیز، فرق
مصنوعی	بناوٹی، غیر حقیقی	رَفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ، ہولے ہولے
نسلی	جس کا تعلق نسل سے ہو۔ نسل در نسل	میراث	ترکہ، ورثے میں ملی اشیاء
حُسن	خوبصورتی	قیس	قیس عامری، مجنون، لیلیٰ کا عاشق
کوہ کن	پہاڑ کاٹنے والا فرہاد، شیریں کا عاشق	عاشقی	عشق کرنا، محبت کرنا
نگرانی	نگہبانی	اَحاطہ	چاردیواری
بنگلہ	انگریزی طرز کا مکان، عالیشان مکان	چمن	پھولوں کا باغ
ہمہ تن	پوری طرح	تھَانولا	دائرہ، پودوں کو پانی دینے کی جگہ
حوض	تالاب	ڈول	چھوٹی بالٹی، مینڈھ، پودے کے گرد کیاری کا حاشیہ
رخ	طرف، جانب	اُلٹے پاوں	پیچھے ہٹ کر
بیگار	بغیر اجرت کے کام کرنا	آس پاس	گردونواح، چاروں طرف
مگن	مصروف، محو	پیڑ	درخت
پرورش	پالنا پوسنا	نگہداشت کرنا	دیکھ بھال کرنا
سرسبز وشاداب	ہرا بھرا	پھلنا	پھل لانا، پرورش پانا
دل بڑھنا	دل خوش ہونا، حوصلہ ہونا	توانا	طاقت ور
ٹانٹا	مضبوط	رَوگ	بیماری
سیوا	خدمت	عزیز	پیارا
جتن کرنا	کوشش کرنا، تدبیر کرنا	پروان چڑھنا	بڑھنا۔ پھلنا پھولنا
جڑی بوٹیاں	علاج معالجے کے کام آنے والی پودوں کی جڑیں اور پتے	شِناخت	پہچان
مہارت	قابلیت	شفقت	پیار، ہمدردی، محبت

بِلا تامل	بغیر کسی ہچکچاہٹ کے	رَسوئی	کھانا پکانے کی جگہ
چوکا	چار کونے کا چبوترہ، تھڑا	مجال	جرات، حوصلہ، ہمت
گھاس پھونس	خشک گھاس، پرالی، ستھر	رَوِش	باغ میں چلنے کا کچا راستہ، پگڈنڈی، کیاری
سِینچائی	پودوں کو پانی دینا	جھاڑنا بہارنا	صاف کرنا
آئینہ بنا رکھا تھا	شیشے کی طرح صاف ستھرا بنایا ہوا تھا	کارگزار	اچھا کام کرنے والا
مُستعد	ہوشیار، پھرتیلا، چست، تیز	کھینچ تان کر کام لینا	زبردستی کام لینا
ڈانٹ ڈپٹ کرنا	بُرا بھلا کہنا	ڈِھیل	سستی، کمزوری
ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا	بے کار بیٹھنا، فضول بیٹھنا	کاہل	سست
فطرتاً	پیدائشی	موروثی	باپ دادا کی طرف سے ملنے والی، وراثتی
نوبت	موقع، حالت	دنیا و مافیہا	دنیا اور جو کچھ اس میں ہے
ستائش	تعریف	تمنا	خواہش، آرزو
صلہ	بدلہ، انعام	پرواہ	خیال
باؤلی	ایسا کنواں جس میں سیڑھیاں اترتی ہوں	برائے نام	بہت کم
تَلف ہونا	ضائع ہونا	نڈھال	کمزور
دق	تپ دق، ٹی بی	قحط	خوراک کی کمی، کمی، خشک سالی
داروغہ	نگران، محافظ	اُوسان خطا کر رکھے تھے	پریشان تھے
قِلت	کمی	ڈھوڈھو کر لانا	سر پر اٹھا کر لانا
گدلا	مٹی والا، میلا	آب حیات	زندگی بخش پانی
بے مثل	لاثانی، بے نظیر	کارگزاری	اچھا کام

پالنا پوسنا	پرورش کرنا	مستحق	حق دار
تنگی ترشی	مشکل حالات	خوشگوار	موافق، اچھی
ترتیب و تعمیر	سجاوٹ و بناوٹ	اعتبار	سلسلہ، بھروسا
سنسان	ویران، اجاڑ	مسکن	رہائش، ٹھکانا
وحشی جانور	جنگلی جانور	جھاڑ جھنکار	ناخواستہ پودے، فالتو جڑی بوٹیاں
پٹا پڑا تھا	بھرا ہوا تھا	مَحظوظ ہونا	حظ اٹھانا، مزہ اُٹھانا، لطف حاصل کرنا
کمال	مہارت	بدولت	کی وجہ سے
قدردان	قدر جاننے والا	نگران کار	کام کی نگرانی کرنے والے
ٹھاٹ	شان و شوکت	اُپج	انوکھی بات
رنگ	انداز	فن باغبانی	باغ لگانے کا فن
سند	ڈگری	ڈپلوما	سرٹیفکیٹ
دُھن	لگن	مہاکاج	بڑا کام، عمدہ کام
سیندھی شراب	کھجور کے رس سے تیار کی جانے والی شراب	بیڑی	ایک خاص درخت کے پتے میں تمبا کو بھر سگریٹ
یُورش	حملہ	قضا	موت
غضب ناک	غصیلا، قہرناک	جھلّڑ	جھُنڈ
ٹوٹ پڑا	حملہ کر دیا	بے دم ہو جانا	بے جان ہو جانا
منکسرِ المزاج	عاجز، نرم طبیعت	بَشَاشت	خوشی
بَساط	ہمت	دنیا سے رخصت ہو گیا	مر گیا
بَیر	دشمنی	جلاپا	حسد

صَلاحِیّت	قابلیت	درجہ کمال	انتہائی درجے تک
خلق اللہ	اللہ کی مخلوق	معیار	کسوٹی،پیمانہ
فیض	برکت	کُندن	سونا
اِستعداد	صلاحیت	وَدیعت کرنا	عطا کرنا
شوقِ باغبانی	باغ لگانے کا شوق	فخر	ناز

سبق کا خلاصہ

مصنف کا نام: مولوی عبدالحق

سبق کا عنوان: نام دیو مالی

خلاصہ:۔

نام دیو مقبرہ رابعہ دورانی میں بطور مالی کام کرتا تھا۔ وہ ذات کا ڈھیڑ تھا مگر بہت بلند اوصاف کا مالک تھا۔ اسے اپنے کام سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ نام دیو کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے وہ ان پودوں کو اپنی اولاد سمجھتا تھا۔ ان کی اس طرح دیکھ بھال کرتا جیسے کوئی ماں اپنے بچوں کی کرتی ہے۔ جب کسی پودے کو کیڑا لگ جاتا تو نام دیو کو بہت فکر ہوتی۔ وہ اس کی انتہائی نگہداشت کرتا اور اس کو سرسبز دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ باغ میں رہتے ہوئے اسے جڑی بوٹیوں کی شناخت ہو گئی تھی جن سے وہ بڑی مہارت سے بچوں کا علاج کرتا۔ دور دور سے لوگ اس کے پاس علاج کے لیے آتے تھے اور وہ ان کا مفت علاج کرتا تھا۔ وہ خود بھی صاف ستھرا رہتا اور اپنے چمن کو بھی صاف ستھرا رکھتا۔ باغ کے داروغہ عبدالرحیم خان فینسی خود بھی مستعد انسان تھے اور دوسروں سے بھی سختی سے کام لیتے تھے لیکن نام دیو کو کبھی کچھ کہنے سننے کی نوبت نہ آئی۔ دوسرے مالی بڑے کاہل اور سست واقع ہوئے تھے وہ ہر وقت بیڑی پیتے رہتے تھے جب کہ نام دیو کسی صلے اور تعریف کے بغیر اپنے کام میں مگن رہتا۔

ایک سال بارش بہت کم ہوئی اور بہت سارے پودے تَلَف ہو گئے لیکن نام دیو نے ہمت نہ ہاری وہ رات کو اُٹھ اُٹھ کر ایک ایک گھڑا پانی کا بھر کر لاتا اور پودوں کو سیراب کرتا جس کی وجہ سے اس کا باغ ہرا بھرا تھا۔ جب نظام دکن کو اورنگ آباد کی فضا میں باغ لگانے کا خیال آیا تو یہ کام انھوں نے ڈاکٹر سید سراج الحسن ناظم تعلیمات کے سپرد کیا۔ ڈاکٹر صاحب کو آدمی پرکھنے میں کمال حاصل تھا۔ انھوں نے ہی نام دیو کو شاہی باغ کے لیے نامزد کیا تھا وہ اس کی محنت کے قائل تھے۔ شاہی باغ میں بڑے مالیوں کے درمیان بھی نام دیو کا کام منفرد اور اعلیٰ تھا ایک دن جب نام دیو اپنے کام میں مصروف تھا شہد کی مکھیوں نے حملہ کر دیا۔ تمام مالی بھاگ کر چھپ گئے۔ لیکن نام دیو کو خبر نہ ہوئی مکھیوں کا جھلڑ اس پر ٹوٹ پڑا اور اسے اتنا کاٹا کہ وہ بے دم ہو گیا۔

نام دیو نہایت بھولا بھالا انسان تھا۔ جو ہر ایک سے خوش اخلاقی سے ملتا اور مدد کرتا تھا۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو درجہ کمال تک پہنچانے کی کوشش میں کُندن بن چکا تھا وہ اگرچہ ذات کا ڈھیڑ تھا لیکن نیکی کے اس معیار پر وہ بڑے بڑے شریفوں سے شریف تھا۔ **(چند ہم عصر)**

نثر پاروں کی تشریح

(۱)

نثر پارہ:۔

وہ خود بھی صاف ستھر رہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آئینہ بنا رکھا تھا۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: نام دیو۔مالی

مصنف کا نام: مولوی عبدالحق

ماخذ : چند ہم عصر

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

معانی	الفاظ
باغ	چمن
باورچی خانے کا وہ حصہ جہاں کھانا پکایا جاتا ہے	رسوئی کا چوکا
راستے	رَوشیں
پانی دینا	سِینچائی

تشریح:۔

خاکہ انگریزی لفظ (Sketch) کا اُردو ترجمہ ہے جس کے معنی ڈھانچہ قالب یا مُسوّدہ تیار کرنا کے ہیں۔ اَدبی اصطلاح میں خاکہ سے مراد ایسی صِنف ہے جس میں کسی شخص کے حقیقی خدوخال قارئین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ خاکہ نگاری میں ایک جیتی جاگتی حقیقی شخصیت کی دل کش اور دل چسپ پیرائے میں تصویر کشی کی جاتی ہے۔ خاکے کا موضوع صرف عظیم شخصیتیں ہی نہیں بل کہ عام انسان بھی ہوسکتے ہیں۔ اچھا، بُرا چھوٹا بڑا، امیر غریب ہر طرح کے انسان کا خاکہ لکھا جا سکتا ہے بشرطیہ کہ نگار نے اسے ہر رنگ و روپ میں نزدیک سے دیکھا ہوا ہو۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خاکہ نگار کا قلم مردہ جسم میں جان ڈال دینے کا ہنر جانتا ہو۔ ایسے ہی ایک خاکہ نگار مولوی عبدالحق ہیں جن کے قلم سے اعجاز نام دیو مالی کا خاکہ ہے۔ نام دیو، مقبرہ رابعہ دورانی اورنگ آباد کے باغ میں مالی تھا جو ذات کا ڈھیر تھا مگر اپنی شخصیت، عادات اور خصائل کی بنا پر اچھے اچھے شریفوں سے زیادہ شریف تھا۔ حالیؔ نے کیا خوب کہا ہے:

قیس ہو کوہ کن ہو یا حالیؔ
عاشقی کچھ کسی کی ذات نہیں

تشریح طلب اقتباس میں مصنف نام دیو مالی کی صفائی کی عادت کے متعلق بتا رہے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ صفائی کی عادت نام دیو کی خاص عادت تھی۔ وہ بہت صفائی پسند تھا۔ خود بھی صاف ستھرا رہتا اور اپنے باغ کو بھی صاف ستھرا رکھتا۔ اس قدر پاک صاف جیسے باورچی خانہ۔ خواتین اپنے گھر کی صفائی میں باورچی خانے کی صفائی کی طرف خصوصی توجہ دیتی ہیں خصوصاً وہ حصہ جہاں کھانا پکایا جاتا ہے۔ پرانے وقتوں میں روز اس جگہ کو صاف کر کے مٹی کا لیپ دیا جاتا تھا۔ جوتے سمیت اس جگہ بیٹھنے کی ممانعت ہوتی تھی۔ اسی لیے مصنف نے نام دیو کے باغ کو رسوئی کے چوکے سے تشبیہ دی ہے۔

مصنف مزید کہتے ہیں کہ کیا مجال جو اس کے باغ میں کہیں گھاس پھونس یا کنکر پتھر پڑا رہے۔ باغ میں چلنے کے راستے باقاعدہ بنے رہتے پودوں کے تھانولے ہمیشہ درست ہوتے، پودوں کی وقت پر پانی دے کر سینچائی کی جاتی اور پیڑوں کی شاخوں کی کاٹ چھانٹ وقت پر ہوتی تھی۔ صُبح شام معمول کے مطابق صفائی کرنا جھاڑنا اس کا معمول تھا۔ اس قدر صفائی کی وجہ سے اس کا باغ ہر وقت آئینہ کی مانند شفاف اور چمکتا ہوا رہتا۔

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت اور دِلکش پیرائے میں نام دیو مالی کی خوبیوں کی خصوصاً اس کی صفائی کی عادت کو بیان کیا ہے۔ مصنف کا انداز نِگارش اس قدر صاف سادہ اور دل کش ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

(۲)

نثر پارہ:۔

میں نے اس بے مثل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرنا ہی پڑتا ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: نام دیو۔مالی

مصنف کا نام : مولوی عبد الحق

ماخذ : چند ہم عصر

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
کار گزاری	اعلی کام، اچھا کام
مستحق	حق دار
تنگی و ترشی	مشکل حالات
بے مثال	جس کی مثال نہ ہو

تشریح:۔

زیر تشریح نثر پارہ بابائے اُردو مولوی عبد الحق کے زور قلم کا نتیجہ ہے ان کا ادبی اُسلوب صاف، سادہ اور دِل کش ہے۔ خاکہ نگاری میں وہ مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ زیر نظر نثر پارے میں وہ نام دیو مالی کی پودوں سے بے لوث محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نام دیو ایک روایتی مالی نہیں تھا بلکہ وہ پودوں کو اپنی اولاد ہی سمجھتا تھا اور اس کا ثبوت اُس نے اُس وقت دیا جب ایک سال اور نگ آباد میں بہت کم بارشیں ہونے کی وجہ سے پانی کی قلت ہو گئی۔ اُس حالت میں بھی کہ جب انسانوں کو پینے کے لیے پانی مشکل سے مل رہا تھا نام دیو نے اپنے پودوں کی پیاس بجھائی۔ اُس نے دُور دُور سے پانی لا کر اپنے پودوں کو زندہ رکھا۔

دراصل نام دیو کے کام کا انداز پودوں سے اس کے فطری لگائو کی دلیل ہے۔ عام دنوں میں تو وہ اپنے پودوں اور پیڑوں کی دیکھ بھال کرتا ہی رہتا تھا لیکن قحط کے دوران بھی اس نے پودوں کو حالات کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا اور نہ ہی اسے تقدیر سمجھ کر قبول کر لیا۔ بلکہ ان پودوں کو زندہ رکھنے کے لیے دن رات محنت کی اور دور نزدیک سے تھوڑا، زیادہ، صاف یا گدلا جیسا بھی پانی میسر آیا وہ لاتا رہا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا رہا۔ اس کی محنت کے پیچھے مَحض ایک ہی نظریہ تھا اور وہ نظریہ تھا کہ وہ ان پودوں کو اپنی اولاد سمجھتا تھا۔ یہ ایک فطری امر ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں۔ والدین بہر حال اپنے بچوں کے لیے خوراک اور پانی کا انتظام لازمی کرتے ہیں اور ایسا کرنے میں کسی سے صلے کی اُمید بھی نہیں رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نام دیو نے قحط کے زمانے میں بھی پودوں کی ضرورت کا خیال رکھا اور جب مصنف نے اُس کی بے مثال کار گردگی پر اُسے انعام دینا چاہا تو اُس نے اسے لینے سے صاف انکار کر دیا اور وہی جواب دیا جو اس وقت ایک شفیق باپ کو دینا چاہیے تھا۔ اُس نے باور کروایا کہ والدین سخت سے سخت حالات میں بھی بچوں کو پالتے ہیں وہ یہ کام بے لوث ہو کر کرتے ہیں لہٰذا میں نے بھی یہی کیا اس لیے مجھے کسی انعام کی ضرورت نہیں۔ نام دیو کے اس طرزِ عمل سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انسان جس کام کی ٹھان لے پھر وہ کر کے ہی رہتا ہے اور ناممکن کو بھی ممکن بناتا چلا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت اور دِلکش پیرائے میں نام دیو مالی کی خوبیوں کو خصوصاً اس کی صفائی کی عادت کو بیان کیا ہے۔ مصنف کا انداز نِگارش اس قدر صاف سادہ اور دِل کش ہے کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

(۳)

نثر پارہ:۔

ایک دن نامعلوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جان دے دی۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: نام دیو۔مالی

مصنف کا نام: مولوی عبد الحق

ماخذ : چند ہم عصر

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
یُورش	حملہ
قضا	موت
غضب ناک	خطرناک
جھلّڑ	گروہ

تشریح:۔

خاکہ انگریزی لفظ (Sketch) کا اردو ترجمہ ہے جس کے معنی ڈھانچہ قالب یا مُسودّہ تیار کرنا کے ہیں۔ ادبی اصطلاح میں خاکہ سے مراد ایسی صنف ہے جس میں کسی شخص کے حقیقی خدوخال قارئین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ خاکہ نگاری میں ایک جیتی جاگتی حقیقی شخصیت کی دل کش اور دل چسپ پیرائے میں تصویر کشی کی جاتی ہے۔ خاکے کا موضوع صرف عظیم شخصیتیں ہی نہیں بل کہ عام انسان بھی ہو سکتے ہیں۔ اچھا، برا چھوٹا بڑا، امیر غریب ہر طرح کے انسان کا خاکہ لکھا جا سکتا ہے بشرطیہ خاکہ نگار نے اسے ہر رنگ وروپ میں نزدیک سے دیکھا ہوا ہو۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خاکہ نگار کا قلم مردہ جسم میں جان ڈال دینے کا ہنر جانتا ہو ایسے ہی ایک خاکہ نگار مولوی عبد الحق ہیں جن کے قلم سے اعجاز نام دیو مالی کا خاکہ ہے۔ نام دیو، مقبرہ رابعہ دورانی اورنگ آباد کے باغ میں مالی تھا جو ذات کا ڈھیر تھا مگر اپنی شخصیت، عادات اور خصائل کی بنا پر اچھے اچھے شریفوں سے زیادہ شریف تھا۔ حالیؔ نے کیا خوب کہا ہے:

؎ قیس ہو کوہ کن ہو یا حالیؔ
عاشقی کچھ کسی کی ذات نہیں

نام دیو مالی کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے کام میں مگن رہتا اس پر صرف کام کی دھن ہی سوار رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر رہتا تھا۔ اُس کی یہی خوبی اس کی سب سے بڑی خامی اور اس کی موت کا سبب بن گئی۔

تشریح طلب اقتباس میں مصنف نے نام دیومالی کی موت کا واقعہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک دن نام دیو اپنے کام میں مصروف تھا کہ نہ معلوم کہاں سے شہد کی مکھیوں کا حملہ ہو گیا۔ سب مالی اور دوسرے لوگ بھاگ بھاگ کر چھپ گئے مگر نام دیو کو کچھ خبر نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ جوں کا توں اپنے کام میں ہی لگا رہا۔ اتنے میں وہ شہد کی مکھیوں کا نشانہ بنا۔ مکھیوں کا خطرناک گروہ اس بے چارے غریب پر حملہ آور ہوا اور اسے اتنا کاٹا کہ وہ بے دم ہو گیا۔ مکھیوں کا یہی کاٹنا اس کی موت کا سبب بن گیا اور اس نے جان دے دی۔ وہ ہمیشہ کام میں ہی خوش رہتا تھا اور اسی خوشی میں اس نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں بھی لیں۔

بحیثیتِ مجموعی شامل نصاب خاکے کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبدالحق ایک عظیم خاکہ نگار تھے۔ ان کے خاکے اُسلوبِ بیان کی پختگی، زبان کی صحت، رَوانی، شگفتگی اور جامعیت میں اپنی مثال آپ ہیں۔

مشقی سوالات

سوال نمبر ۱۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

.61 **نام دیو پودوں اور پیڑوں کو سمجھتا تھا:**

(A) اپنا دوست (B) اپنا دشمن (C) اپنا سجن (D) اپنی اولاد

.62 **نام دیو کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ:**

(A) تلف ہوئے (B) پروان چڑھے (C) سوکھ کر رہ گئے (D) ویسے کے ویسے رہے

.63 **نام دیو بچھو کا علاج کرتا تھا:**

(A) تعویذ گنڈوں سے (B) ٹونے ٹوٹکے سے (C) جڑی بوٹیوں سے (D) دوا دارو سے

.64 **نام دیو کی موت واقع ہوئی:**

(A) دل کے عارضے سے (B) ٹانگ ٹوٹنے سے (C) درخت پر سے گرنے سے (D) شہد کی مکھیوں کی یورش سے

.65 **ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔رکھی ہے۔**

(A) استعداد (B) خوبی (C) صلاحیّت (D) بڑائی

LAST HOPE STUDY

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	D	2	B	3	C	4	D	5	C

سوال نمبر ۲: سبق "نام دیو" متن کے مطابق سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) نام دیو کا تعلق کس ذات سے تھا؟

جواب: **ذات کا ڈھیڑ**

نام دیو ذات کا ڈھیڑ تھا۔ جو کہ بہت نیچ قوم خیال کی جاتی ہے۔ لیکن مصنف کے مطابق قوموں کا امتیاز مصنوعی ہوتا ہے۔

(ب) نام دیو کو اپنے پودوں سے کس حد تک لگاؤ تھا؟

جواب: **پودوں سے لگاؤ**

نام دیو اولاد کی طرح اپنے پودوں کی پرورش اور نگہداشت کرتا اُن کو سر سبز و شاداب دیکھ کر ایسے خوش ہوتا جیسے والدین اپنی اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے پودے بڑھتے، پھلتے پھولتے تو وہ بہت خوش ہوتا۔ پودوں کو توانا اور مضبوط دیکھ کر اُس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔

(ج) نام دیو کا اگر کوئی پودا بیمار پڑ جاتا تو وہ اُس کے لیے کیا جتن کرتا؟

جواب: <u>تیمارداری</u>

نام دیو کا اگر کوئی پودا بیمار پڑ جاتا تو اسے بڑا فکر ہوتا۔ بازار سے دوائیں لاتا، مصنف سے کہہ کر بازار سے دوائیں منگواتا۔ نام دیو پودے کی سیوا کرتا اور اسے تندرست بنا کر ہی دم لیتا۔

(د) نام دیو کی موت کیسے واقع ہوئی؟

جواب: <u>موت کا سبب</u>

ایک دن جب نام دیو دنیا وَمافیہا سے بے خبر اپنے کام میں مگن تھا کہ شہد کی مکھیوں نے حملہ کر دیا۔ سب مالی بھاگ کر چھپ گئے۔ لیکن بے چارے نام دیو کو خبر ہی نہ ہوئی کہ موت اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔ آخر مکھیوں کا غضب ناک جھلّڑ اس غریب پر ٹوٹ پڑا اور اسے اتنا کاٹا کہ وہ بے دم ہو گیا اور اسی میں اپنی جان دے دی۔

(ہ) نیکی اور بڑائی کا معیار کیا ہے؟

جواب: <u>معیارِ فضیلت</u>

مصنف کے خیال میں قدرت نے ہر شخص میں کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے اور اسی صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے درجہ کمال تک تو نہ کبھی کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچ سکتا ہے لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش میں انسان ایک اچھا انسان بنتا ہے اور اسی کوشش کا دوسرا نام خلق خدا کو فیض پہنچانا ہے۔

سوال نمبر ۳: سبق "نام دیو مالی" کے متن کے پیش نظر خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) کام اُسی وقت ہوتا ہے جب اُس میں لذّت آنے لگے۔ بے مزہ کام کام نہیں <u>بیگار</u> ہے۔

(ب) اس کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ <u>پروان</u> چڑھے اور کبھی کوئی پیڑ ضائع نہ ہوا۔

(ج) باغوں میں، رہتے رہتے اسے <u>جڑی بوٹیوں</u> کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔

(د) اپنے <u>اولاد</u> کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

(ہ) ایک دن نامعلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی <u>یورش</u> ہوئی۔

سوال نمبر ۴: درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور آخر میں دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

ایک مغربی موٴرخ سٹینلے والپرٹ (Stanly Wolpert) نے قائداعظمؒ کے بارے میں لکھا:

"دنیا میں فقط چند افراد ہی ایسے ہوئے ہوں گے جنھوں نے انفرادی طور پر معنی خیز انداز میں تاریخ کے دھارے کو تبدیل کر دیا ہو۔ شاید گنتی کے چند لوگ ہی ہوں گے جنھوں نے دنیا کے نقشے میں ترمیم کر دی ہو اور شاید ہی کوئی شخص ہو جس نے کسی بکھری ہوئی قوم کو ایک بنا کر اُسے ایک ملک دے دیا ہو۔ محمد علی جناحؒ نے یہ تینوں کارنامے انجام دیے۔"

یہ قائداعظم کی مسلسل جاں فشانیوں کے بعد بالا آخر حکومت برطانیہ اور کانگریس نے ۳ جون ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور اسی روز قائداعظم نے آل انڈیا ریڈیو سے اپنی تقریر مین مسلم لیگ کے نقطہ نظر کے ساتھ پاکستان زندہ باد کے الفاظ کا اعلان کر دیا۔ اس طرح ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مملکت خداداد پاکستان وجود میں آ گئی۔ قوم نے اپنے عظیم محسن کی

گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں ''قائد اعظمؒ'' اور ''بابائے قوم'' اور ان کی بہن فاطمہ جناح کو، جو جدوجہد آزادی میں اپنے بھائی کی شریک کار تھیں ''مادرِ ملّت'' کے القابات دیے۔

سوالات:

(الف) معروف مغربی مؤرخ سٹینلے والپرٹ نے قائد اعظمؒ کے بارے میں کیا لکھا؟

جواب: **مؤرخ کی رائے**

معروف مغربی مؤرخ سٹینلے والپرٹ بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں بہت چند لوگ ایسے ہیں جو تاریخ کے دھارے کو تبدیلی کر پائے، جنھوں نے دنیا کے نقشے کو تبدیلی کیا اور ایک بکھری ہوئی قوم کو ایک ملک دیا ہو۔ مؤرخ کے مطابق محمد علی نے یہ تینوں کارنامے سرانجام دیے۔

(ب) قائد اعظمؒ نے ''پاکستان زندہ باد'' کے الفاظ کا استعمال کب کیا؟

جواب: **الفاظ کے استعمال**

قائد اعظمؒ نے آل انڈیا ریڈیو کی تقریر میں ''پاکستان زندہ باد'' کے الفاظ استعمال کیے۔

(ج) مملکتِ خداداد پاکستان کب وجود میں آئی؟

جواب: **قیام پاکستان**

مملکتِ خداداد پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آئی۔

(د) اس تحریر کا ایک عنوان تجویز کریں۔

جواب: **عنوان**

''قائداعظم کی خدمات''

(ہ) قوم نے قائد اعظم کی بہن محترمہ فاطمہ جناحؒ کو کیا لقب دیا؟

جواب: **لقب**

قوم نے قائد اعظمؒ کی بہن محترمہ فاطمہ جناحؒ کو ''مادرِ ملت'' کا لقب دیا۔

اضافی سوالات

سوال نمبر1: سبق نام دیومالی میں مصنف نے کس شاعر کا کونسا شعر لکھا ہے؟

جواب: **شعر کا شاعر**

سبق نام دیومالی میں مصنف نے مولانا الطاف حسین حالی کا درج ذیل شعر لکھا ہے:۔

ے قیس ہو کوہ کن ہو یا حالیؔ

عاشق کچھ کسی کی ذات نہیں

سوال نمبر2: مولوی عبد الحق کا دفتر اورنگ آباد میں کہاں واقع تھا؟

جواب: **مولوی عبد الحق کا دفتر**

مولوی عبد الحق کا دفتر مقبرہ رابعہ دورانی (اورنگ آباد) کے ایک حصے میں واقع تھا۔

سوال نمبر3: شاہی باغ لگانے کا کام کسے تفویض ہوا؟

جواب: **باغ کا کام**

شاہی باغ لگانے کا کام ڈاکٹر سید سراج الحسن (ناظم تعلیمات) کو تفویض ہوا۔

کثیر الانتخابی سوالات

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ **مولوی عبد الحق کا سنہ ولادت ہے:**

(A)1870ء (B)1872ء (C)1926ء (D)1931ء

2۔ **مولوی عبد الحق کا سنہ وفات ہے:**

(A)1926ء (B)1927ء (C)1962ء (D)1966ء

3۔ **مولوی عبد الحق میرٹھ یوپی کے کس گاؤں میں پیدا ہوئے؟**

(A)راجپوتانہ (B)فیض پور (C)ٹپالہ (D)ہاپوڑ

4۔ **مولوی عبد الحق نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:**

(A)فیروزپور (B)گرداس پور (C)میرٹھ (D)لکھنو

5۔ **مولوی عبد الحق "انجمن ترقی اردو" کے منتخب ہوئے:**

(A)صدر (B)مہتمم (C)نگران (D)سیکریٹری

6۔ **مولوی عبد الحق نے چند ہم عصر میں خاکے لکھے۔**

(A)۲۰ (B)۲۲ (C)۲۴ (D)۲۶

7۔ **اُردو زبان کے فروغ کے لیے مولوی عبد الحق نے رسالہ جاری کیا:**

(A)قومی زبان (B)صدائے حق (C)تہذیب اُردو (D)خاکی نامہ

8۔ سبق "نام دیو مالی" کا ماخذ ہے:

(A)نیرنگ خیال (B)چند ہم عصر (C)دِلّی کی یادیں (D)یادوں کی بارات

9۔ نام دیو بڑی تندہی سے اپنے کام میں مصروف اور مگن رہتا تھا، اس کی وجہ تھی:

(A)تنخواہ کا لالچ (B)افسران کی خوشی (C)بے عزتی کا خوف (D)اپنے کام سے محبت

10۔ مصنف نے کس چیز کو بیگار کہا ہے؟

(A)جبری مشقت (B)بے مزہ کام (C)محض حکم کی تعمیل (D)ڈر کر کام کرنے کو

11۔ مصنف نے انسان کی فطری کمزوری کی بنا پر اسے کہا ہے:

(A)کاہل اور نکما (B)نکما اور کام چور (C)کاہل اور کام چور (D)دلیر مگر سست

12۔ گدلا پانی پودوں کے لیے تھا:

(A)ضرَر رساں (B)بے سُود (C)مفید (D)آب حیات

13۔ درجہ کمال تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے:

(A)جدوجہد (B)صلاحیت (C)خوش بختی (D)وسائل کا ہونا

14۔ ڈاکٹر سراج الحسن کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ تھے:

(A)نباض (B)فیّاض (C)مَردُم شِناس (D)خوش مزاج

15۔ نام دیو مقبرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے باغ میں مالی تھا:

(A)شاہ جہاں (B)جہانگیر (C)نور جہاں (D)رابعہ دورانی

16۔ نام دیو کی ذات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھی:

(A)راجپوت (B)ڈھیڑ (C)شودر (D)ویش

17۔ میرے رہنے کا مکان بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے احاطے میں تھا:

(A)مقبرہ (B)باغ (C)مزار (D)میدان

18۔ کام اسی وقت ہوتا ہے جب اس میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنے لگے:

(A)مزہ (B)لطف (C)لذت (D)مسرت

19۔ بے مزہ کام نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے:

(A)زبردستی (B)تکلیف (C)زیادتی (D)بیگار

20۔ نام دیو کی کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ تھی :

(A)اولاد (B)آمدن (C)ضروریات (D)وراثت

21۔ نام دیو اپنے پودوں اور پیڑوں ہی کو اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھتا تھا:

(A)زریت (B)اولاد (C)وراثت (D)میراث

22۔ بازار سے دوائیں لاتا۔ باغ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یا مجھ سے کہ کر منگاتا:

(A)نگران (B)داروغہ (C)افسر (D)مالک

23۔ باغوں میں رہتے رہتے نام دیو کو جڑی بوٹیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گئی تھی:

(A)پہچان (B)جانچ (C)پرکھ (D)شناخت

24۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے علاج میں نام دیو کو بڑی مہارت تھی :

(A)درختوں (B)پودوں (C)بچوں (D)بڑوں

25۔ نام دیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علاج کرتا اور کبھی کسی سے کچھ نہ لیتا تھا:

(A)مفت (B)بلا معاوضہ (C)بلاوجہ (D)بلا تامل

26۔ وہ خود بھی صاف ستھرا رہتا تھا اور ایسا ہی اپنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو بھی رکھتا:

(A)باغ (B)خاندان (C)چمن (D)گھر

27۔ نام دیو نے سارے چمن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنا رکھا ہے:

(A)شیشہ (B)دیکھنے کے قابل (C)آئینہ (D)خوبصورت

28۔ باغ کے داروغہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خود بھی بڑے کارگزار اور مُستعد شخص ہیں:

(A)مولوی عبدالحق (B)ڈاکٹر سراج الحسن (C)عبدالرحیم خان فینسی (D)نام دیو

29۔ اکثر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو ڈانٹ ڈپٹ کرنی پڑتی:

(A)داروغہ (B)مصنف کو (C)مالیوں (D)نگران

30۔ انسان فطرتاً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور کام چور واقع ہوا ہے:

(A)غافل (B)سست (C)کاہل (D)بے خبر

31۔ آرام طلبی ہم میں کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گئی ہے لیکن نام دیو کو کچھ کہنے سننے کی نوبت نہ آئی :

(A)وراثتی (B)موروثی (C)خاندانی (D)نسلی

32۔ ایک سال بارش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوئی :

(A)بہت زیادہ (B)بہت کم (C)تھوڑی (D)خفیف

33۔ باغ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹوٹ پڑی :

(A)مصیبت (B)آفت (C)پریشانی (D)بلا

34۔ جو پودے بچ رہے وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے بیمار:

(A)ٹی بی (B)دِق (C)کینسر (D)ملیریا

35۔ نام دیو کا چمن ہرا بھرا تھا وہ دُور دُور سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا:

(A)ایک ایک (B)دودو (C)تین تین (D)چار چار

36۔ یہ وہ وقت تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے:

(A)خشک سالی (B)قحط (C)طوفان (D)آندھی

37۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو بھی پانی ڈھوڈھو کر لانا شروع کر دیا:

(A)شاموں (B)صبحوں (C)راتوں (D)سحروں

38۔ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا:

(A)حیات بخش (B)آبِ حیات (C)حیاتِ جاوِداں (D)آب بقا

39۔ میں نے اس بے مثل کار گزاری پر نام دیو کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دینا چاہا:

(A)بدلہ (B)انعام (C)بخشش (D)عنایت

40۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی خوش گوار آب و ہوا میں باغ لگانے کا خیال ہوا:

(A)دہلی (B)دکن (C)اورنگ آباد (D)لاہور

41۔ اورنگ آباد کی خوشگوار آب و ہوا میں باغ لگانے کا خیال ہوا تو یہ کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو تفویض ہوا:

(A)مولوی عبدالحق (B)عبدالرحیم خان فینسی (C)ڈاکٹر سراج الحسن (D)نام دیو

42۔ مقبرہ رابعہ دورانی کا باغ مدت سے ویران اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پڑا تھا، وحشی جانوروں کا مسکن تھا:

(A)سنسان (B)بے آباد (C)اجاڑ (D)بیاباں

43۔ ڈاکٹر صاحب کو آدمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بھی کمال تھا:

(A)تلاش کرنے (B)جانچنے میں (C)پرکھنے میں (D)ڈھونڈنے میں

44۔ ڈاکٹر سید سراج الحسن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بڑے قدر دان تھے:

(A)مولوی عبد الحق (B)نام دیو (C)عبدالرحیم فینسی (D)امتیاز علی تاج

45۔ اس نے نہ فن باغ بانی کی کہیں تعلیم پائی تھی اور نہ اس کے پاس کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا:

(A)سند یا ڈپلومہ (B)ڈگری (C)سرٹیفکیٹ (D)تعلیمی قابلیت کا ثبوت

46۔ ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوئی:

(A)حملہ (B)یلغار (C)یُورش (D)بھر مار

47۔ نام دیو کو کیا معلوم تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے سر پر کھیل رہی ہے:

(A)موت (B)اخیر وقت (C)زندگی (D)قضا

48۔ وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا:

(A)عاجزی والا (B)انکساری والا (C)معصومیت والا (D)منکسر المزاج

49۔ غریب تھا اور تنخواہ بھی کم تھی اس پر بھی اپنے غریب بھائیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے بڑھ کر مدد کرتا رہتا تھا:

(A)طاقت (B)ہمت (C)بساط (D)قوت

50۔ نام دیو کو کسی سے بیر تھا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(A)حسد (B)کینہ (C)بُغض (D)جلاپا

51۔ نیکی اسی وقت تک نیکی ہے جب تک آدمی کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کام کر رہا ہے:

(A)اچھا (B)بہترین (C)نیک (D)پارسا

52۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رکھی ہے:

(A)خوبی (B)خاصیت (C)صلاحیت (D)اصلیت

53۔ درجہ کمال تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن وہاں پہنچنے کی کوشش ہی میں انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بنتا ہے:

(A)فرشتہ (B)اشرف المخلوقات (C)انسان (D)جن

54۔ اس صلاحیت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے:

(A)بلند درجہ (B)بام عروج (C)درجہ کمال (D)بہترین درجہ

55۔ مولوی عبدالحق نے اپنا دفتر بنا رکھا تھا:

(A)مقبرہ جہانگیر میں (B)مقبرہ نور جہاں میں (C)مقبرہ رابعہ دورانی میں (D)مقبرہ ممتاز میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	D	9	B	8	A	7	C	6	D	5	A	4	D	3	C	2	A	1
A	20	D	19	C	18	B	17	B	16	D	15	C	14	B	13	D	12	C	11
C	30	C	29	C	28	C	27	C	26	A	25	C	24	D	23	B	22	B	21
C	40	B	39	B	38	C	37	B	36	A	35	B	34	B	33	B	32	B	31
D	50	C	49	D	48	D	47	C	46	A	45	B	44	C	43	A	42	C	41
										C	55	C	54	C	53	C	52	C	51